السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا موجودہ جہاد کشمیر شرعی ہے؟ بالادلہ جواب دے کر شفقت فرمائیں۔ (محمد امین، جامعہ اشاعت الاسلام تحصیل عارف والا پاک پتن)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ذِرْوَةُ سَنَامِ الإِسْلامِ الْجِهَادُ" "جہاد دین کی چوٹی ہے"

(رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ مشکوٰۃ 1/14)

اسلام کا حق ہے کہ وہ غالب ہو اور باقی ادیان باطلہ مغلوب ہوں۔ غلبہ اسلام کا ذریعہ جہاد ہے۔ جب تک ہوتا رہا۔ اسلام کا غلبہ رہا۔ جب جہاد کو چھوڑا گیا، مسلمان ذلیل وخوار ہوگئے اور کافروں کا غلبہ ہوگیا۔ رسول صادق ومصدق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ، وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ، وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ، وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ، سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ")

(ابوداؤد 3/134 باب فی النھی عن العینہ مرفوعاً عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"جب تم بیع عینہ (سودی کاروبار) شروع کردو گے اور بیلوں کی دموں کو پکڑلو گے اور کھیتی باڑی پر خوش ہوجاؤ گے اور جہاد کو چھوڑدو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کردے گا یہاں تک کہ تم اپنے دین کی طرف لوٹ آؤ۔"

اور جہاد کا مقصد یہ قرار دیا گیا کہ صرف اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت ہو اور شرک ختم ہو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بُعِثْتُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ بِالسَّيْفِ، حتى يُعبدَ اللهُ وحده لا شريك له، وَجُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي، وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي، وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" (مسند احمد بن حنبل 2/92)

"میں بھیجا گیا ہوں قیامت سے پہلے تلوار کے ساتھ یہاں تک کہ اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی جائے۔ اور میرا رزق میرے نیزے کی انی کے نیچے رکھا گیا ہے اور جس نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی، اس کے لیے ذلت اور پستی لکھ دی گئی ہے اور جس نے کسی قوم کی مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے۔"

اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے بھی اس بات کو سمجھا اور اس پر جہاد کرتے رہے سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسریٰ کے عامل سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا:

"فَأَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُولُ رَبِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُقَاتِلَكُمْ حَتَّى تَعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ، أَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ" (صحیح بخاری 1/447)

"پس ہمیں حکم دیا ہے ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو ہمارے رب کے رسول ہیں کہ ہم تم سے لڑائی کریں حتیٰ کہ تم اللہ اکیلے کی عبادت کرو یا تم جزیہ دو۔"

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ؟"

(متفق علیہ مشکوٰۃ 1/12)

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑائی کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں پس جب وہ یہ کریں گے تو ان کے خون اور ان کے مال مجھ سے بچ جائیں گے مگر جس کا اسلام نے حق دیا ہے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہوگا۔"

یہ جہاد کا اہم مقصد ہے "لتکون کلمة اللہ ہی العلیا" (متفق علیہ مرفوعاً عن ابی موسیٰ الاشعری ریاض الصالحین ص: 22) "اللہ کا کلمہ ہی بلند ہو۔"

ہندوستان کا ہندو دنیا کا بد ترین مشرک ہے یہ بت پرست مشرک مشرکین مکہ سے بھی آگے ہے۔ کروڑوں کے معبود ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندو سے جہاد کی فضیلت بیان فرمائی ہے غالباً اس کی وجہ اس کا بد ترین مشرک ہونا ہے جہاد سے اہم مقاصد شرک کو ختم کرنا ہے۔

وَقٰتِلوھُم حَتّیٰ لا تَکونَ فِتنَۃٌ وَیَکونَ الدّینُ کُلُّہُ لِلَّہِ... ۳۹ ... سورۃ الانفال

"اوران (کافروں) سے لڑو حتیٰ کہ فتنہ باقی نہ رہے اور پورے کا پورا دین اللہ کے لیے ہو جائے۔"

نیز جہاد مظلوموں کی مدد کرنے اور کافروں سے مقبوضہ علاقوں کو چھڑانے کے لیے بھی ضروری ہے۔ کافروں کے حملہ کی صورت میں مدافعانہ قتال، معاہدہ کر کے توڑنے والوں کو سزا دینا، اپنے مقتولین کا بدلہ لینا یہ سب اسباب جہاد کو فرض کر دیتے ہیں۔

کُتِبَ عَلَیکُمُ القِتالُ (بقرہ: 216) "تم پر قتال فرض کر دیا گیا ہے۔"

مقبوضہ کشمیر اور ہندوستان میں یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں حالات کا تقاضا ہے کہ ہندوؤں سے جہاد کیا جائے۔ مسلمانوں کے علاقوں پر ان کا قبضہ ہے۔ شرعی لحاظ سے ان کو کافروں کے قبضہ سے چھڑانے کے لیے جہاد کرنا فرض ہے مقبوضہ کشمیر، حیدر آباد دکن، جونا گڑھ وغیرہ مسلمان ریاستوں پر ہندوؤں نے جبراً قبضہ کیا ہوا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَاقتُلوھُم حَیثُ ثَقِفتُموھُم وَأَخرِجوھُم مِن حَیثُ أَخرَجوکُم ۱۹۱ ... سورۃ البقرۃ

"اوران کو قتل کرو جہاں تم ان کو پاؤ اور ان کو نکالو جہاں جہاں سے انھوں نے تمھیں نکالا۔"

اپنے علاقے واپس لینے کے لیے لڑنے والے طالوت کے ساتھیوں نے کہا تھا:

وَما لَنا أَلّا نُقٰتِلَ فی سَبیلِ اللَّہِ وَقَد أُخرِجنا مِن دِیٰرِنا وَأَبنائِنا... ۲۴۶ ... سورۃ البقرۃ

"اور ہم اللہ کے راستے میں کیوں نہ لڑائی کریں اور تحقیق ہم اپنے ملک اور بچوں سے نکال دیئے گئے۔"

مسلمانوں پر جو ظلم و ستم ہو رہا ہے بچوں، بوڑھوں اور جوانوں کا قتل، عورتوں کی عصمت دری، املاک، کھیتوں، دکانوں کو جلانا اور ہزاروں افراد ہجرت پر مجبور کر دیئے گئے۔ یہ حالات بھی جہاد کو فرض کر دیتے ہیں۔

وَما لَکُم لا تُقٰتِلونَ فی سَبیلِ اللَّہِ وَالمُستَضعَفینَ مِنَ الرِّجالِ وَالنِّساءِ وَالوِلدٰنِ الَّذینَ یَقولونَ رَبَّنا أَخرِجنا مِن ہٰذِہِ القَریَۃِ الظّالِمِ أَہلُہا وَاجعَل لَنا مِن لَدُنکَ وَلِیًّا وَاجعَل لَنا مِن لَدُنکَ نَصیرًا ۷۵ ... سورۃ النساء

"اور تم اللہ کے راستے میں لڑائی کیوں نہیں کرتے حالانکہ ضعیف مرد عورتیں اور بچے کہتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں اس بستی سے نکال جس کے رہنے والے ظالم ہیں اور تو اپنی طرف سے ہمارے لیے کوئی دوست اور مددگار بنا۔"

ہندوؤں نے کشمیر میں استصواب رائے اور ہندوستان میں مسلمانوں کی جان و مال اور مساجد کی حفاظت کے معاہدے کیے ہیں اور اب تمام معاہدے توڑ دیئے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہندوؤں سے جہاد کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِن نَکَثوا أَیمٰنَہُم مِن بَعدِ عَہدِہِم وَطَعَنوا فی دینِکُم فَقٰتِلوا أَئِمَّۃَ الکُفرِ إِنَّہُم لا أَیمٰنَ لَہُم لَعَلَّہُم یَنتَہونَ ۱۲ ... سورۃ التوبۃ

"اگر وہ لوگ عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ دیں اور تمھارے دین طعن کریں تو پس کفر کے اماموں سے لڑو۔ بے شک ان کا کوئی عہد نہیں تاکہ وہ باز آ جائیں۔"

سات آٹھ لاکھ ہندو فوج مسلمانوں سے لڑنے کے لیے کشمیر آئی ہے۔ ان سے لڑنا مسلمانوں پر فرض ہے۔

وَقٰتِلوا فی سَبیلِ اللَّہِ الَّذینَ یُقٰتِلونَکُم... ۱۹۰ ... سورۃ البقرۃ

اور اللہ کے راستے میں ان سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں۔ "قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کی نصوص سے کشمیر کے موجودہ جہاد کی شرعی حیثیت بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ان حالات میں کشمیر بلکہ ہندوستان کے اندر بھی ہندو سے جہاد کرنا فرض ہے۔ شریعت کا تقاضا ہے۔

جہاد کے فرض عین اور فرض کفایہ کی بحث ہمارے نزدیک اتنی اہم نہیں ہے۔ کہ اس پر ساری توانائیاں صرف کر دی جائیں اور نہ ان میں تعارض ہے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ عملاً قتال میں حصہ لینا ہر فرد کے لیے ممکن نہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں جہاد کے لیے جسمانی، عسکری اور دینی تربیت ضروری ہے اور پھر ہر فرد کا مقبوضہ کشمیر پہنچنا بھی مشکل ہے۔ اس لحاظ سے جہاد کو نماز روزہ کی طرح فرض عین قرار دینا صحیح نہ ہو گا لیکن جہاد ایک وسیع عمل ہے۔ جہاد کی ترغیب، اس کے لیے مالی وسائل مہیا کرنا مجاہدین کی ٹریننگ اسلحہ کی فراہمی، مجاہدین کے پیچھے ان کے گھر کی دیکھ بھال کرنا احادیث میں ان کو جہاد قرار دیا گیا ہے پھر کم از کم جہاد کے لیے دلی ارادہ اور عزم بھی جہاد کا حصہ ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَن ماتَ وَلَم یَغزُ وَلَم یُحَدِّث بِہِ نَفسَہُ ماتَ عَلیٰ شُعبَۃٍ مِن نِفاقٍ"

(مسلم 1 مشکوۃ 2/331)

"جو مر گیا نہ اس نے جہاد کیا اور نہ اس نے جہاد کا سوچا تو وہ نفاق کے ایک شعبہ پر مرا۔"

حاشیہ مشکوۃ میں وَلَم يَغزُوَلَم يُحَدِّث بِهِ نَفسَهُ کے تحت لکھا ہے کہ "اور ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ جہاد کو مضبوط کرے۔"

اور اس میں فرض عین کی دلیل ہے ویستدل بظاہرہ لمن قال : الجہاد فرض عین مطلقاً، اور اس کے ظاہر سے وہ شخص استدلال کرتا ہے جو کہتا ہے کہ جہاد مطلقاً فرض) ہے۔ (حاشیہ مشکوۃ 331) وَلَم يُحَدِّث بِهِ نَفسَهُ

فرض عین اور فرض کفایہ کے بارے میں ہمارے پیش نظر اور اصولی مباحث ہیں ان کو قصداً ترک کر دیا گیا ہے۔

اس وقت مسلمان حکمرانوں پر کافروں کا تسلط ہے وہ کھل کر نہ جہاد میں حصہ لے سکتے ہیں اور نہ اس کی ترغیب اور تائید کر سکتے ہیں۔ اس لیے معروضی حالات کا تقاضا ہے کہ جہاد میں ہر مسلمان اپنی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے۔ علماء کرام جہاد کی ترغیب و تحریض اور اس پر شکوک وشبہات کے ازالے میں اپنا حصہ ڈالیں۔

تجار وغیرہ مالی تعاون فراہم کریں دانشور، صحافی کافروں کے پروپیگنڈہ کا جواب دیں۔ وہ جہاد کو دہشت گردی کے نام سے بدنام کرتے ہیں زندگی کے تمام طبقات میں جہاد کے لیے بیداری اور تائید ہونی چاہیے ایسا نہ ہو کہ جہاد کی مخالفت اور اس میں شکوک وشبہات سے جہاد کمزور یا ختم ہو جائے۔ اگر خدا نخواستہ ایسا ہوا تو مسلمان موجودہ ذلت سے بھی بد تر ذلت کی اتھاہ گہرائیوں میں جا گریں گے۔ اَعاذنا اللہ منہا بمنہ وکرمہ"

عرصہ دراز کے بعد جہاد شروع ہوا ہے تو اس کو آگے بڑھنا چاہیے مسلمان حکمرانوں کو محکومی سے نکالنے کے لیے بھی جہاد کا قوت پکڑنا ضروری ہے۔ اسی راستے سے آزادیاں نصیب ہوں گی اور ایک اللہ کی غلامی کا اعزاز میسر آئے گا ان شاء اللہ۔ بہر حال اب جہاد کی مخالفت کو ختم ہو جانا چاہیے علماء کرام کی ذمہ داری ہے کہ جہاد کا ہر اول دستہ بنیں۔ جہاد کی ترغیب، مجاہدین کی مالی اعانت، ان کی دینی تربیت میں بھر پور کردار ادا کریں اور مجاہدین تک پہنچیں اور جہاں شرعی لحاظ سے ان کی کارکردگی یا طریقہ میں سقم ہو۔ اس کی اصلاح کریں۔

جہاد کس طرح ہونا چاہیے؟ اس کی حکمت عملی اور طریقہ کار کیا ہونا چاہیے مسجد اور اس کے حجرہ میں بیٹھ کر اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اس کی اصلاح اور درستی کے لیے مجاہدین کے پاس پہنچنا ہو گا۔ اللَّهمَ وَفقنِي لما تُحِبُ وَتَرضَى (آمین)

ہذا ما عندي من الجواب واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم وانا عبدہ" (فضیلۃ الشیخ حافظ احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ مجلہ الدعوۃ مارچ 1999ء)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد2۔کتاب الاضحیۃ۔صفحہ نمبر381

محدث فتویٰ